الحمد للہ

یہ مختصر فتویٰ نافع تقویٰ دافع طغویٰ جس میں حدیث کی صحت اثری و صحت عملی کے فرق عظیم کا
روشن بیان ہے جس سے غیر مقلدان زمانہ کی جہالت و ضلالت کو ٹوٹے جھونپڑے مین پڑے اونچے محلون کا
خواب دیکھنے کی حالت صاف عیان ہے اور زعم مقلدانہ نذیر حسین صاحب دہلوی کی ہیچمدانی اور کم فہمی پر تیرہ بیلا وقعہ ہے

مسمّٰی بہ

الفضل الموہبی فی معنی اذا صح الحدیث فہو مذہبی

ملقب بلقب تاریخی

۱۳ ھ ۱۳

اعز النکات بجواب سوال ارکات

تصنیف لطیف

جناب حجت قاہرہ مجدد مأتہ حاضرہ عالم اہلسنت اعلیٰحضرت مولانا مولوی محمد احمد رضا خان
صاحب قادری برکاتی بریلوی دام ظلہم العالی بفرمائش مصداق حامی سنت ماحی بدعت عالم عامل فاضل کامل
جناب مولانا مولوی شاہ محمد یونس صاحب قادری چشتی متوطن کشمیر سلمہ اللہ القدیر

مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریلی مین طبع ہوا
۲۷ ربیع الآخر شریف ۱۳۱۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از گوا رامپور علاقہ نار تھوا سکاٹ مرسلہ کاکا محمد عمر ۱۳ رجب سنہ ۱۳۱۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس امر میں کہ کوئی حنفی المذہب حدیث صحیح غیر منسوخ وغیر متروک جس پر کوئی ایک امام ائمہ اربعہ وغیرہم سے عمل کیا ہو جیسے آمین بالجہر اور رفع الیدین قبل الرکوع وبعد الرکوع اور وتر میں رکعتیں سات ایک قعدہ اور ایک سلام ادا کرے تو مذہب حنفی سے خارج ہو جاتا ہے یا حنفی ہی رہتا ہے اگر خارج ہو جاتا ہے کہیں تو رد المحتار میں جو حنفیہ کی معتبر کتاب ہے امام ابن الشحنہ سے نقل کیا اذا صح الحدیث وکان علی خلاف المذہب عمل بالحدیث ویکون ذلک مذہبہ ولا یخرج مقلدہ عن کونہ حنفیا بالعمل بہ فقد صح عنہ انہ قال اذا صح الحدیث فہو مذہبی وقد حکی ذلک ابن عبد البر عن ابی حنیفۃ وغیرہ من الائمۃ انتہی ترجمہ جب صحت کو پہنچے حدیث اور وہ حدیث خلاف ہو مذہب امام کے تو چاہیے عمل کرے وہ حنفی اس حدیث پر اور ہو جاتی وہ عمل مذہب اسکا اور نہیں خارج ہوتا ہے مقلد امام کا حنفی ہونے سے بسبب

عمل کرنا ٹھیک ہے اس حدیث پر اچلے کہ کر صحت کو پہنچی یہ بات امام ابو حنیفہ کہ
انھون نے فرمایا کہ جب صحت کو پہنچے حدیث پس وہی مذہب میرا ہے اسے حکایت کیا
اسکو ابن عبد البر نے امام ابو حنیفہ اور دوسرے اماموں سے بھی انتھے اور کتاب
مقامات مظہری مین حضرت مظہر جانجانان حنفی کے سولہوین مکتوب مین ہے اگر
بحدیث ثابت عمل نماید از مذہب امام بیرون نمی آید چرا کہ قول امام اذا صح الحدیث فہو مذہبی
نیست درینباب اگر با وجود اطلاع بر حدیث ثابت عمل نکند این قول امام را انکار
قول بخبر الرسول صلعم خلاف کردہ باشد انتھے اور بھی اسی مکتوب مین ہے ہر کسیکہ
عمل بحدیث از مذہب امام بیرون نمی آرد اگر بر زبانی بہین دعوے دارد و بایہ واور شاہ
ولی اللہ محدث دہلوی حنفی نے اپنی کتاب عقد الجید مین فرمایا لا سبب لمخالفة
حدیث النبی صلعم الا نفاق خفی او حمق جلی ان سب بزرگون کے ان
اقوال کا کیا جواب اگر مذہب امام سے نہین خارج ہوتا ہے کہین تو اسپر طعن تشنیع
کرنا گناہ اور سمجھا یا نہین بینوا توجروا

فتوے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی انزل القرآن فیه تبیان لکل شیء تمییز الطیب من الخبیث
وامر فیه ان یبینه للناس کما اراد الله فقرن القرآن بیان المصطفی والصلوٰة
والسلام علی من بین القرآن وآمام المظان وآذن للمجتهدین باعمال الاذهان
فاستخرجوا الاحکام بالطلب لخبیث ملکة الائمة لم تفهم السنة ولولا السنة
لم نفهم الکتاب ولولا الکتاب لم نعلم الخطاب فیالها من سلسلة تهدی وتغیث

وعلى آله وصحابته وكل من هو على ملته وسائر امته الى يوم التوريث –

الجواب

اقول وباللہ التوفیق صحت حدیث علی حسب علم الاثر وصحت حدیث لعمل المجتہدین عموم خصوص مطلق الکہ من وجہ ہے کبھی حدیث سنداً ضعیف ہوتی ہے اور ائمہ امت وعلمائے ملت بنظر قرائن خارجیہ یا مطابقت قواعد شرعیہ اُسپر عمل فرماتے ہیں کہ انکا عمل ہی موجب تقویت وصحت حدیث ہوجاتا ہے یہان صحت عمل پر متفرع ہوتی یعنی عمل صحت پر امام ترمذی نے حدیث من جمع بین الصلوتین من غیر عذر فقد اتی بابا من ابواب الکبائر روایت کرکے فرمایا حنش ھذا ھو ابو علی الرحبی وھو حنش بن قیس وھو ضعیف عند اھل الحدیث ضعفہ احمد وغیرہ والعمل علی ھذا عند اھل العلم اس حدیث کا راوی حنش بن قیس اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے امام احمد وغیرہ نے اسکی تضعیف فرمائی اور علماء کا عمل اسی پر ہے امام جلال الدین سیوطی کتاب التعقبات علی الموضوعات مین فرماتے ہین اشار بذلک الی ان الحدیث اعتضد بقول اھل العلم وقد صرح غیر واحد بان من دلیل صحۃ الحدیث قول اھل العلم بہ وان لم یکن لہ اسناد یعتمد علی مثلہ یعنی امام ترمذی نے اس سے اشارہ فرمایا کہ حدیث کو قول علماء سے قوت ملگئی اور بیشک متعدد ائمہ نے تصریح فرمائی ہے کہ اہل علم کی موافقت بھی صحت حدیث کی دلیل ہوتی ہے اگرچہ اسکے لئے کوئی سند قابل اعتماد نہ ہو امام شمس الدین سخاوی فتح المغیث مین شیخ ابو الحسن سے ناقل ھذا القسم لا یجزم بہ کل بل یعمل بہ فی فضائل الاعمال ویتوقف عن العمل بہ فی الاحکام الا اذا کان فی طرق او عضدہ اتصال عمل او موافقۃ

شاهد صحیح او ظاهر القرآن حدیث ضعیف حجت نہین ہوتی بلکہ فضائل اعمال
مین اُسپر عمل کرینگے اور احکام مین اُسپر عمل سے باز رہینگے مگر جب کہ اُسکی سندین کثیر ہون
یا عمل علما کے ملنے یا کسی شاہد صحیح یا ظاہر قرآن کی موافقت سے قوت پائے امام محقق
علی الاطلاق فتح القدیر باب صفة الصلاة مین فرماتے ہین لیس معنی الضعیف الباطل
فی نفس الامر بل مالم یثبت بالشروط المعتبرة عند اهل الحدیث مع تجویز
کونه صحیحا فی نفس الامر فیجوز ان یقترن قرینة تحقق ذلك وان الراوی الضعیف
اجاد فی هذا المتن المعین فیحکم (یعنی ضعیف کے یہ معنے نہین کہ واقع مین باطل ہو بلکہ
یہ کہ اُن شرطون پر ثابت نہ ہوئی جو محدثین کے نزدیک معتبر ہین واقع مین جائز ہے کہ
صحیح ہو تو ہو سکتا ہے کہ کوئی قرینہ ایسا ملے جو اس جواز کی تحقیق کردے اور ثابت ہو
کہ ضعیف راوی نے یہ خاص حدیث ٹھیک روایت کی ہے تو اُسکی صحت پر حکم کردیا
جائیگا) بارہا حدیث صحیح ہوتی ہے اور امام مجتہد اُسپر عمل نہین فرماتا خواہ یون کہ
اُسکے نزدیک یہ حدیث نامتواتر نسخ کتاب بعمل چاہتی ہے یا حدیث آحاد زیادت
علی الکتاب کرتی ہے یا حدیث موضع تکرر وقوع وعموم بلوی یا کثرت مشاہدین
و توفر دواعی مین آحاد آئی ہے یا اُسپر عمل مین تکرار نسخ لازم آتی ہے یا دوسری حدیث
صحیح اُسکی معارض اور وجوہ کثیرہ ترجیح مین کسی وجہ سے اُسپر ترجیح رکھتی ہے یا وہ
بحکم جمع و تطبیق و توفیق بین الادلہ ظاہر سے مصروف و مئوول ٹھہری ہے یا بحالت
تساوی و عدم امکان جمع مقبول و جہل تاریخ بعد تساقط ادلہ نازلہ یا موافقت اصل
کیطرف رجوع ہوئی ہے یا عمل علما اُسکے خلاف پر ماضی ہے یا مثل مخابرہ و تعامل امت
نے راہ خلاف دی ہے یا حدیث مفسر کی صحابی راوی نے مخالفت کی ہے

یا علت حکم مثل سہم مؤلفۃ القلوب وغیرہا منتفی ہے یا مثل حدیث لا تمنعوا اماء اللہ
مساجد اللہ جسکا عمل بعض لوف منحصر تھا کہ یہاں یا اب منقطع و منتفی ہے یا مثل حدیث
شباب عاب آ سپر عمل ضیق شدید و حرج فی الدین کیطرف داعی ہے یا مثل حدیث
تغریب عام ایک فتنہ و فساد ناشی ہے یا مثل حدیث خمسہ وجنبہ لشرائط مشاکرنی امر عام کی
یا مانعی ہے یا مثل جہر آیت فی الظہر احیانا تا یجبر فاروق بیعائے قوت حامل کوئی حاجت
خاصہ تشریع دائمی ہے یا مثل حدیث علیک السلام تحیۃ الموتی مقصود مجرد
اخبار حکم شرعی ہے الی غیر ذلک من الوجوہ التی یعرفہا النبیہ ولا یبلغ حقیقۃ
کنہہا الا المجتہد النبیہ تو مجرد صحت مطلقہ اثر صحت عمل مجتہد کے لیے ہرگز کافی نہیں
حضرات عالیہ صحابہ کرام سے لیکر پہلے ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین تک کوئی
مجتہد ایسا نہیں جسنے بعض احادیث صحیحہ کو مؤول یا مرجوح یا کسی نہ کسی وجہ سے متروک العمل
نہ ٹھہرایا ہو امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے حدیث عمار رضی اللہ تعالی
عنہ دربارہ تیمم جنب پر عمل نہ کیا اور فرمایا اتق اللہ یا عمار کما فی صحیح مسلم یونہیں حدیث
فاطمہ بنت قیس دربارہ عدم النفقۃ والسکنی للمبتوتۃ پر عمل نہ فرمایا اور فرمایا لا نترک کتاب ربنا ولا سنۃ
نبینا بقول امرأۃ لا ندری لعلہا حفظت ام نسیت رواہ مسلم ایضا یونہیں حضرت عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے حدیث مذکور تیمم پر اور حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ
تعالی عنہ سے فرمایا اولم تر عمر لم یقنع بقول عمار کما فی الصحیحین یونہیں حضرت
ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے حدیث مذکور فاطمہ پر اور فرمایا ما لفاطمۃ
الا تتقی اللہ یعنی فی قولہا لا سکنی ولا نفقۃ رواہ البخاری یونہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے
حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ الوضوء مما مست النار پر اور فرمایا انتوضأ

من الله هل التوضوء من الحميم رواه الترمذی یونہی حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالی
عنہ نے حدیث عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لا یستلم
هذین الرکنین پر اور نیز ابلیس نے مس البیت منبجہما کما فی البخاری من سمیٰ یستقیمہا
الحموی والمستملی یونہی جماہیر ائمہ صحابہ وتابعین من بعدہم نے حدیث الوضوء من لحوم
الابل پر وھو صحیح معروف من حدیث البراء وجابر بن سمرة وغیرہما رضی اللہ
تعالی عنہم امام دار الہجرہ وعالم المدینہ سیدنا مالک بن انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے اہل العلم
اثبت من الاحادیث عمل علما حدیثوں سے زیادہ مستحکم ہے آپکے اتباع نے فرمایا انہ
لضعیف ان یقال فی مثل ذلک حدثنی فلان عن فلان ایسی جگہ حدیث سنانا
پوچ بات ہے ایک جماعت ائمہ تابعین کو جب دوسروں سے اُن کے خلاف حدیثیں
پہنچتیں فرماتے ما نجہل هذا ولکن مضی العمل علی غیرہ ہمیں ان حدیثوں کی خبر
ہے مگر عمل اسکے خلاف پر گزر چکا امام محمد بن ابی بکر بن جریر سے بارہا انکے بھائی کہتے
تمنے فلان حدیث پر کیوں حکم کیا فرماتے لم اجد الناس علیہ میں نے علما کو
اسپر عمل کرتے نپایا بخاری ومسلم کے استاذ الاستاذ امام المحدثین عبد الرحمن بن مہدی
فرماتے السنة المتقدمة من سنة اهل المدینة خیر من الحدیث اہل مدینہ
کی پرانی سنت حدیث سے بہتر ہے نقل هذه الاقوال الخمسة الامام ابو عبد اللہ
محمد بن الحاج العبدری المالکی فی مدخلہ فی فصل فی النعوت المحدثة
وفیہ فی فصل فی الصلاة علی المیت فی المسجد ما ورد من ان النبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم صلی علی سہیل بن بیضاء فی المسجد فلم یصحبہ العمل عند الخ
رحمہ اللہ اقول الخ خود میاں نذیر حسین صاحب دہلوی معیار الحق میں بکثرت بعض

ائمہ کا ترک کرنا بعض احادیث کو فرع تحقیق انکی ہے کیونکہ انھون نے ان احادیث کو

احادیث قابل عمل نہین سمجھا بوجہ نسخ یا بوجہ ضعف اور امثال اسکے الغرض اس
امثال کے بڑھانے نے دکھو دیا کہ بے وجہ نسخ یا ضعف بھی ائمہ بعض احادیث کو ظاہرا
عمل نہین سمجھتے اور بیشک یسا ہی ہے خواہی معیار مین حدیث جلیل صحیح بخاری
شریف حتی ساوی الظل التلول کو بعض مقلدین شافعیہ کی تجمیٹ تقلید کرکے بیسیاؤ
تاویلات ابردہ کاسدہ ساقطہ فاسدہ متروک العمل کر دیا اور عذر گناہ کے لیے بولے
کہ جمعا بین الادلہ یہ تاویلین حمد کیگئین اور اسکے سوا اور بہت احادیث صحاح کو محض
اپنا مذہب بنانے کے لیے بدعاوی باطلہ عاطلہ زائلہ اپنا بے وجہ ترک واجبات و مردود
بتادیا جسکی تفصیل جلیل فقیر کے رسالہ حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین
مین مذکور ہے رسالہ صرف ایک مسئلہ مین ہے اسکے متعلق حضرت کی الیسی کاروائیان
و ان شمار مین آئین باقی مسائل کی کارگزاریان کئے گئین اور کتنی باتین ع قیاس کن زگلستان
من بہار مرا ۔ بالجملہ موافق مخالف کوئی ذی عقل اسکا انکار نہین کرسکتا کہ مجرد صحت اثری
صحت عملی کو مستلزم نہین بلکہ محال ہے کہ مستلزم ہو ورنہ ہنگام صحت متعارضین قول
بالتنافیین لازم آتے اور وہ عقلا ناممکن تو بالیقین اقوال مذکورہ سوال اور ان کے
امثال مین صحت حدیث سے صحت عملی اور خبر سے وہی خبر واجب العمل عند المجتہد مراد ہیں
نہایت اعلی بدیہیات سے ہے کہ اگر کوئی حدیث مجتہد نے پائی اور براہ تاویل خواہ دیگر وجوہ
اسپر عمل نہ کیا تو وہ حدیث اسکا مذہب نہین ہوسکتی ورنہ وہی تحالف العقل ساتھ آئیگا تو
مراد ائمہ کا خلاف نہ ایجا تو انکا ہے روشن تر وجہ پر ظاہر ہوا کہ کوئی حدیث بزعم خود
مذہب امام کے خلاف پاکر بحکم اقوال مذکورہ امام دعوے کردینا کہ مذہب امام اسکے مطابق ہے

ود نمبر پر ہو تو فعلا یقیناً ثابت و معلوم ہو کہ یہ حدیث امام کو نہ پہنچی تھی کہ بحال اطلاع
مذہب اُسکے خلاف ہے نہ اُسکے موافق لاجرم علامہ زرقانی نے شرح موطا شریف
مین تصریح فرمائی قد علم ان کون الحدیث مذھبہ محلہ اذا علم انہ لم یطلع
علیہ اما اذا احتمل الاطلاع علیہ وانہ حملہ علی محمل فلا یکون مذھبہ یعنی
ثابت ہو چکا ہے کہ کسی حدیث کا مذہب مجتہد ہونا صرف اُسصورت میں ہے جب کہ تمیز
ہو کہ یہ حدیث مجتہد کو نہ پہنچی تھی ورنہ اگر احتمال ہو کہ اُسے اطلاع پائی اور کسی دوسرے
محمل پر حمل کی تو یہ اُسکا مذہب نہ ہو گی **ثانیا** یہ حکم کرنیوالا احکام رجال و متون و طرق
احتجاج و وجوہ استنباط اور ان کے متعلقات اصول مذہب پر احاطہ تامہ رکھتا ہو یہاں
اُسے چار منزلین سخت دشوار گزار پیش آئینگی جنمیں ایک دوسری سے سخت تر ہے
منزل اول نقد رجال کہ اُن کے مراتب ثقہ و صدق و حفظ و ضبط اور اُن کے
بارے مین ائمہ شان کے اقوال و وجوہ طعن و مراتب توثیق و مواضع تقدیم جرح و تعدیل
و آل طعن مناشی تشیق و مواضع تحامل و تساہل و تحقیق پر مطلع ہو استخراج مرتبہ
اتقان راوی بنقد روایات و ضبط مخالفات و اوہام و خطیات وغیرہا پر قادر ہو اُن کے
اسامی و القاب و کنی و انساب و وجوہ مختلفہ تعبیر رواۃ خصوصاً اصحاب تدلیس
شیوخ و تمیز مبہمات و متفق و متفرق و مختلف و مؤتلف سے ماہر ہو اُن کے موالید
و وفیات و بلدان و رحلات و لقاء و سماعات و اساتذہ و تلامذہ و طرق تحمل و وجوہ
ادا و تدلیس و تسویہ و تغیر و اختلاط و آخذین من قبل و آخذین من بعد و سامعین حالین و غیرہم
تمام امور ضروریہ کا حال اُسپر ظاہر ہو اُن سب کے بعد صرف سند حدیث کی نسبت
اتنا کہہ سکتا ہے کہ صحیح یا حسن یا صالح یا ساقط یا باطل یا معضل یا منقطع یا مرسل یا متصل ہے

منزل دوم صحاح و سنن و مسانید و جوامع و معاجیم و اجزاء وغیرہ کتب حدیث
بہم پہنچا کے طرق مختلفہ الفاظ متنوعہ پر نظر تام کرے کہ حدیث کے تواتر یا شہرت یا فردیت
نسبیہ یا غرابت مطلقہ یا شذوذ یا نکارت و اختلاف رفع و وقف و قطع و وصل و مزید فی متصل
الاسانید و اضطراب سند و متن وغیرہ پر اطلاع پائے نیز اس جمع طرق و احاطہ الفاظ سے رفع
ابہام و دفع اوہام و ایضاح خفی و اکمال مختصر و آیات بین و تعیین محتمل ہاتھ آئے والہذا امام
ابو حاتم رازی فرماتے ہیں جب تک حدیث کو ساٹھ وجہ سے نہ لکھتے اسکی معرفت نہ پاتے
اسکے بعد حاکم کر سکتا ہے کہ حدیث شاذ یا منکر معروف یا منقطع مرفوع یا موقوف
فرد یا مشہور کس مرتبہ کی ہے **منزل سوم** اب علل خفیہ و غوامض دقیقہ پر نظر کرے
جب اسانید [illegible] سے کوئی تعارض نہیں اگر بعد احاطہ وجوہ اعلال تمام علل سے منزہ پائے
تو یقین منہ میں [illegible] کے طرف صحت حدیث بوجہ صحیح اثر پر حکم لگا سکتا ہے تمام حفاظ
حدیث و اجلہ نقاد کا اعلان ذروہ شامخہ اجتہاد کی رسائی صرف اس منزل تک ہے
اور بنظر انصاف دیکھئے تو یہی اجتہاد و جسر ہے اجتہاد کو ان منازل کے طے میں اصحاب
سلوک یا مصنفان اسماء رجال کی تقلید سخت حیاتی نہیں [illegible] ہے بلکہ ان کے
طور پر فکر کی ہے کس آیت حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ بخاری یا ترمذی بلکہ امام احمد بن
المدینی جس حدیث کی تصحیح یا تجریح کر دیں وہ واقع میں ویسی ہی ہے کہ ان انفس کی یا لفظ
رجال میں ذہبی و عسقلانی بلکہ نسائی و ابن عدی و دارقطنی بلکہ یحیی قطان و یحیی بن معین
و شعبہ ابن مہدی جو کچھ کہہ دیں وہی حق بلی ہے جب خود احکام الٰہیہ کے پہچاننے میں
ائمہ اربعہ کی تقلید کی نہ ٹھہری جو ان سے ہر بار ارفع و اعلی و اعلم و افقہ تھے جن کے یہ
حضرات رجال کے امثال مقلد و متبع ہوتے جنکے درجات رفیعہ الاثبات نہیں مسلم تھے

جو ان سے کم درجہ ہوں بین ان اکابر سے نہایت پست مرتبہ اشخاص کی حیثیت
نظیر جیسے جرح و تعدیل وغیرہ جو امور مذکور ہو چکیں ہیں کیا کسی رائی زنی کے محض
اپنے اجتہاد سے پایۂ ثبوت کو پہنچا ہے اور این و آن و فلان و بہمان کا نام زبان پر نہ آئیگے
اسی کی بھی تو کھلا جاتا ہے کہ کس برتے پہ تتا پانی سے مثلاً اخباث یا حمزہ و مرزا جعفر
حق ہلکت فلیبک الجہل لمن نظر کو غیر کسی مسخرہ شیطان کے منہ کیا لگیں ہاں ان
بالانصاف خیر بنا ال کی دشواری تحسین پسندی ابو عبد اللہ حاکم جیسے محدث جلیل القدر پر
کتنے عظیم شدید مواخذے ہوئے امام ابن حبان جیسے ناقد بصیر تساہل کی طرف نسبت
کیے گئے ان دونوں سے بڑھکر امام جلیل ابو عیسیٰ ترمذی تصحیح و تحسین میں متساہل ٹھہرے
امام مسلم جیسے جلیل رفیع نے بخاری و ابو زرعہ کے لوہے مانے کما اوضحنا فی رسالۃ
مثلاً مدارج طبقات الحدیث پھر چوتھی منزل تو فلک چہارم کی بلندی ہے جس پر خود
اجتہاد سے آفتاب منیر ہی ہو کر رسائی ہے امام ائمۃ المحدثین محمد بن اسمعیل بخاری
سے زیادہ کس کون منازل طے کر کے پہنچا پھر جب عالم اعلام نقل العلم میں آتے
ہیں ان کی صحیح بخاری و عمدۃ القاری وغیرہا بنظر انصاف دیکھا چاہیے کہ کیسے کیسے دو رقیق
نقہ معروف و مشہور ہے امام عیسیٰ بن ابان کہ استعمال حدیث پھر ایک مسئلہ میں اتفاق
غلط کر لی اور تلامذہ امام اعظم کے ملازم خدمت بننے کی روایت معلوم و الشرح ہوا ہذا
امام جلیل سفیان بن عیینہ کہ امام شافعی و امام احمد کے استاد اور امام بخاری و امام مسلم کے
استاذ الاستاذ اور اجلۂ ائمہ میں فقہائے مجتہدین تبع تابعین سے ہیں حضرت امام اعظم علیہ
جمیع ائمتنا الرضوان فرماتے ہیں الحدیث مضلۃ الا للفقہاء حدیث سخت گمراہ کرنے والی
ہے مگر مجتہدوں کو علامہ ابن الحاج کی مدخل میں فرماتے ہیں بر بدان خلدھم فقد

الخ علیٰ ظاهره وله تاویل من حدیث غیره او دلیل یخفی علیه۔ اذا
متروکه اوجب ترکه غیر شیٔ مما لا یقوم به الا من استبحر وتفقه یعنی المجتہدین
کی مراد یہ ہے کہ غیر مجتہد کبھی ظاہر حدیث جو سمجھ میں آئے ہیں اس پر جم جاتا ہے حالانکہ
دوسری حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہاں مراد کچھ اور ہے یا وہاں کوئی اور دلیل ہے
جس پر اس شخص کو اطلاع نہیں یا متعدد اسباب ایسے ہیں جن کی وجہ سے اس پر عمل نہ کیا جائیگا ان
باتوں پر قدرت نہیں پاتا مگر وہ جو علم کا دریا بنا اور منصب اجتہاد تک پہنچا۔ خود حضور پرنور
سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظها
ووعاها وأداها فرب حامل فقه غیر فقیه ورب حامل فقه الی من هو افقه
منه۔ اللہ تعالیٰ اس بندہ کو سرسبز کرے جس نے میری حدیث سنکر یاد کی اور دوسروں
تک ویسی ہی ٹھیک ٹھیک اس کو پہنچادی کہ بہتیرے وہ کہ حدیث یاد رکھتے ہیں مگر اس کی
فہم و فقہ کی لیاقت نہیں رکھتے اور بہتیرے اگرچہ لیاقت رکھتے ہیں پر دوسرے
ان سے زیادہ فہیم و فقیہ ہوتے ہیں اخرجه الامام الشافعی والامام احمد والدارمی
وابو داود والترمذی وصححه وابن ماجة والضیاء فی المختارة والبیهقی فی
المدخل عن زید بن ثابت والدارمی عن جبیر بن مطعم ونحوه احمد والترمذی
وابن حبان بسند صحیح عن ابن مسعود والدارمی عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ
عنهم اجمعین۔ فقط حدیث معلوم ہوجانا فہم حکم کے لیے کافی ہوتا تو اس ارشاد اقدس کے
کیا معنے تھے! امام ابن حجر مکی شافعی کتاب الخیرات الحسان میں فرماتے ہیں امام المحدثین
سلیمن اعمش کہ اجلہ ائمہ تابعین و شاگردان حضرت سیدنا انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے ہیں کسی نے کچھ مسائل پوچھے اس وقت ہمارے امام اعظم سیدنا ابوحنیفہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حاضر مجلس تھے امام اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ مسائل
امام سے پوچھے امام نے فوراً جواب دیے امام اعمش نے کہا یہ جواب آپ نے
کہاں سے پیدا کیے فرمایا ان حدیثوں سے جو میں نے خود آپ ہی سے سنی ہیں اور وہ حدیثیں
مع سند روایت فرمادیں امام اعمش نے کہا حسبک ما حدثتک به فی مائة یوم
تحدثنی به فی ساعة واحدة ما علمت انک تعمل بهذه الاحادیث یا معشر
الفقهاء انتم الاطباء ونحن الصیادلة وانت ایها الرجل اخذت بکلا الطرفین
بس کیجیے جو حدیثیں میں نے سو دن میں آپ کو سنائیں آپ گھڑی بھر میں مجھے سنا چکے
میں مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ ان حدیثوں میں یوں عمل کرتے ہیں اے فقہا تم طبیب
ہو اور ہم محدث لوگ عطار ہیں یعنی دوائیں پاس ہیں مگر ان کا طریق استعمال تم مجتہد ہی
جانتے ہو اور اے ابو حنیفہ تم نے تو فقہ و حدیث دونوں کنارے لیے والحمد
للہ رب العالمین ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

اب باقی رہی **منزل چہارم** اور تم نے کیا جانا کیا منزل چہارم سخت ترین منازل
و دشوار ترین مراحل جس کے سوا نہیں مگر افق اعلیٰ اس کی قدر کون جانے گر ہی خاک نشینی
تو جانفزا مورشی ہی کر نظم مملکت خویش خسروان دانند اس کے لیے واجب ہے کہ جمیع
لغات عرب و فنون ادب و وجوہ تخاطب و طرق تفاہیم و اقسام نظم و تصوف معنی
و ادراک علل و تنقیح مناط و استخراج جامع و عرفان مانع و موارد تعدیہ و مواضع قصر و لا
محاورات و احادیث و آثار و اقوال صحابہ و ائمہ فقہ قدیم و حدیث و مواقع تعارض و اسباب
ترجیح و مناہج توفیق و مدارج دلیل و مسالک تاویل و مسالک تخصیص و مناسک تقیید و
مشارع قیود و شوارع مقصود وغیر ذلک پر اطلاع تام و وقوف عام و نظر غائر و

زین سبب تکبیرت نصرت و شہرت رکھتا ہو جسکا ایک نے اجمال امام شیخ الاسلام
زکریا انصاری قدس سرہ الباری نے فرمایا کہ ان تبادروا الی الانکار علے
قول المجتهد او تخطئته الا بعد احاطتكم بأدلة الشريعة كلها ومعرفتكم
بجميع لغات العرب التي احتوت عليها الشريعة ومعرفتكم بمعانيها وطرقها
غیر مجتہد کے کسی قول پر انکار یا اسے خطا کیطرف نسبت کرنا جب تک شریعت مطہرہ
کی تمام دلیلوں پر احاطہ نہ کرلو جب تک تمام لغات عرب جنپر شریعت مشتمل ہے پہچان نہ لو
جب تک ان کے معانی ان کے راستے جان نہ لو اور ساتھ ہی فرمایا وانی لکم
بذلك بھلا کہاں تم اور کہاں یہ احاطہ نقله الامام العارف بالله عبدالوهاب
الشعرانی فی المیزان رد المحتار جسکی عبارت سوال میں نقل کی خود اسی رد المحتار میں اسی
عبارت کے متصل اسکے معنے فرما دیے تھے کہ وہ سائل نے نقل نہ کیے فرماتے
ہیں ولا یخفی ان ذلك لمن كان اهلا للنظر فی النصوص ومعرفة محكمها
من منسوخها فاذا نظر اهل المذهب فی الدلیل وعملوا به صح نسبته الی المذهب
یعنی ظاہر ہے کہ امام کو چھوڑنا اس شخص کے حق میں ہے جو نصوص شرعیہ میں نظر
اور ان کے محکم و منسوخ کو پہچاننے کی لیاقت رکھتا ہو جب اصحاب مذہب دلیل میں
نظر فرما کر اسپر عمل کریں اس وقت اسکی نسبت مذہب کیطرف صحیح ہے) اور شک
نہیں کہ جو شخص یہاں ان منازل کو طے کر جائے وہ مجتہد فی المذہب ہے جیسے مذہب
مذہب حنفی میں امام ابو یوسف امام محمد رضی اللہ تعالی عنہما یا شیبانی ایسے ائمہ کہ اس
مرتبہ کا منصب حاصل ہے اور وہ اسکے باعث اتباع امام سے خارج نہ ہوں
کہ وہ بعض صورتوں میں خلاف کیا مگر اسی اذن کلی امام پر عمل فرمایا پھر وہ بھی اگرچہ باذن

باطل ہوں یہ جزئی دعوے کہ اس حدیث کا منشا خواہی نخواہی مذہب امام ہے خبط بے معنی ہے
نہایت کار ظن ہے ممکن کہ ان کے مدارک مدارک عالیہ امام سے قاصر رہے ہوں اگر
امام پر عرض کرتے رد قبول نہ فرماتے تو مذہب امام ہونے پر یقین تم وہاں بھی یہ
خود اجل ائمہ مجتہدین کے المذہب قاضی الشرق والغرب سیدنا امام ابو یوسف رحمہ اللہ
تعالیٰ جن کے ماننے رفیقہ حدیث کو موافقین و مخالفین مانے ہوئے ہیں امام مزنی تلمیذ
جلیل امام شافعی نے فرمایا ھو اتبع القوم للحدیث امام احمد بن حنبل نے فرمایا منصف
فی الحدیث امام یحییٰ بن معین نے بآں تشدد فرمایا لیس فی اصحاب
الرأی اکثر حدیثا ولا اثبت من ابی یوسف نیز فرمایا صاحب حدیث و صاحب سنت
امام ابن عدی نے کامل میں کہا لیس فی اصحاب الرأی اکثر حدیثا منہ
امام ابو عبد اللہ ذہبی شافعی نے اس جناب کو حفاظ حدیث میں شمار اور کتاب تذکرۃ الحفاظ
میں بعنوان الامام العلامۃ فقیہ العراقین ذکر کیا یہ امام ابو یوسف باین جلالت
شان حضور سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرماتے ہیں ما خالفتہ فی شیء قط فتدبرتہ
الا رأیت مذہبہ الذی ذہب الیہ انجی فی الآخرۃ وکنت ربما ملت الی الحدیث
وکان ہو ابصر بالحدیث الصحیح منی کبھی ایسا نہ ہوا کہ میں نے کسی مسئلہ میں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
خلاف کرکے غور کیا ہو مگر یہ کہ انھیں کے مذہب کو آخرت میں زیادہ وجہ نجات پایا اور
بارہا ایسا ہوا کہ میں حدیث کی طرف جھکتا پھر تحقیق کرتا تو امام مجھ سے زیادہ حدیث صحیح کی
نگاہ رکھتے تھے) نیز فرمایا امام جب کسی قول پر جزم فرماتے میں کوفہ کے محدثین پر دورہ کرتا
کہ دیکھوں ان کی تقویت قول میں کوئی حدیث یا اثر پاتا ہوں بارہا دو تین حدیثیں میں
امام کے پاس لیکر حاضر ہوتا ان میں کسی کو فرماتے صحیح نہیں کسی کو فرماتے معروف نہیں میں عرض

کرنا حضور کا سہل کیا خبر چلا لگا کہ یہ قول حضور کے موافق ہیں فرمائیے میں عالم ال کر دکھا
عالم میں ذکر کما ذکر الامام ابن حجر فی الخیرات الحسان بابحرا لقان رتبہ اجتہاد واصلا
سکال بل ہر گز بیان ہو گا کہ ان کے درمیان خاکسار جاہلان ہو تا رکریں وہ تو کا کلام سمجھے
کی روایات نہ کہیں یا ورا سا الطیبی بن تیمیہ کے اعتبار پر کہیں ہیں رد المحتار کو دیکھا ہوتا کہ انھیں
امام ابن الشحنہ وعلامہ محمد بن محمد الحنفی استاذ علامہ نور الدین علی قاری باقانی وعلامہ عمر بن
نجیم مصری صاحب نہر الفائق وعلامہ محمد بن علی دمشقی حصکفی صاحب در مختار وغیرہم کیسے
کیسے اکابر کی نسبت تصریح کی کہ مخالف مذہب کا رد روایات مذہب میں ایک کر ارج
جانا کیا کیا ہے ہیں کتاب الشہادات باب القبول میں علامہ شامی سے ہے ابن الشحنہ لم یکن
من اہل الاختیار لکن بار کرنا باب صدقۃ الفطر میں ہے البحر لیس من اصحاب
الترجیح کتاب النکاح باب الحضانۃ میں ہے صاحب النہر لیس من اہل الترجیح کتاب الرہن
میں ایک بحث علامہ شامی کی نسبت ہے لا حاجۃ الی اثباتہ بالبحث والقیاس الخ
تنا ہم لا کی کیا کہ کیا کی خود اکابر ائمہ مذہب مثل امام جلیل رفیع الرتب مثل امام کبیر خصاف
وامام اجل ابو جعفر طحاوی وامام ابو الحسن کرخی وامام شمس الائمہ حلوانی وامام شمس الائمہ سرخسی
وامام فخر الاسلام علی بزدوی وامام فقیہ النفس فخر الدین قاضی خان وامام ابو بکر رازی وامام ابو الیسر
صدر وامام برہان الدین فرغانی صاحب ہدایہ وغیرہم اعاظم کرام و اعلام [illegible] دار السلام
کی نسبت رسالہ علامہ ابن کمال پاشا وزیر الدولہ عثمانیہ سے تصریح نقل کی کہ انہم لا یقدرون
علی شیء من المخالفۃ لا فی الاصول ولا فی الفروع وہ اصلا خلاف امام پر قدرت نہیں رکھتے
نہ اصول میں نہ فروع میں لسد الفصاف سے مزہ مل گیے حضور جانا اور آگے [illegible] دکھا
جب ایک ذرا دیر حضور کی یہ بی دھاندلی ہٹ دھرمی کی نہیں جو آدمی اپنے گریبان

بیچ مخمر تواتے آگے ان اکابر ائمہ عظام کے حضور اپنی لیاقت قابلیت کو دیکھے جہاں لگے
کہیں تحت الثریٰ تک بھی پتا چلتا ہے ایمان نہ بگڑے تو اُن کے اپنے شاگردان شاگرد
کی شاگردی کا کفش برداری کی لیاقت نہ نکلے خدا اجر دے کا ان خبران شرذمہ کی جہت سے
بابر ہو لو فرمان گیسٹ اسیر کت چاہیں آن اُس کا ذکر نہیں جسے ابلیس مر جاتا مرتبہ بتاتے
اور پھر تعلیت تمام ائمہ مات کے مقابل اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ سکھاتے جان ہمارے
دین سنبھالنا ہے یا بات پالنا چند منٹ تک گل جھنجھلاہٹ تڑتڑی تلملاہٹ کی نہیں
بڑی نالیاقتی و ہون کے آثار تو ملاحظہ ہوں تمام غیر مقلدان زمانہ کے سردم سر گروہ
سب سے اونچی چوٹی کے گرو پر شکوہ سب سے بڑے محدث شوخ جب میں جناب حضور الامام متفرد علامۃ الدہر
مجتہد العصر جناب میاں نذیر حسین صاحب بہاری دہلوی ہداہ اللہ تعالیٰ الی الصراط السوی ہیں
انھیں کی لیاقت و قابلیت کا اندازہ کیجیے فقیر نے بغرض سوال الحاملین جو اسی ماہ سال
میں صرف ایک مسئلہ جمع بین الصلاتین کے متعلق حضرت کی حدیث دانی کھولی اشاعت
ہو دو ہزار کیفیں پائیں کہ ہاں گردش و کہیں سال آج تک پیر فلک کو بھی نظر آئیں تفصیل
درکار ہو تو فقیر کا رسالہ مذکور حاجز البحرین ملاحظہ ہو یہاں اجمالاً معدودے چند

دہلوی مجتہد کی حدیث دانی اور ایک مسئلے میں اتنی گل فشانی

(۱) حضرت کو ضعیف محض و متروک میں تمیز نہیں (۲) تشیع و رفض
میں فرق نہیں (۳) فلان یغرب و فلان غریب الحدیث میں امتیاز نہیں
(۴) غریب و منکر میں تفرقہ نہیں (۵) فلان یتہم کو وہی کہنا جانیں (۶)
لمادھام کا یہی مطلب جانیں (۷) حدیث مرسل تو مردود و مخذول اور منقطع لیں
ماخوذ و مقبول (۸) ستم جہالت کہ اصل متاخر کو تعلیق جانیں مثلاً حدیث کے

حدثنا ابو ذالک فلان عن فلان عن
مالک عن نافع عن ابن عمر حدثنا احمد بن حنبل کو بہم کر جائین (۹) صحیح
مالک حضرت سلسلۃ الذہب ... حدیثوں کو نسر نہ زبان نہ دیتا ہے مردود منکر روایات بتائین (۱۰) حدیث
ضعیف جسکے منکر یا مطرح ہونے کی امام بخاری وغیرہ کا ائمہ نے تصریح کی حضرت
محض بیگانہ تقریر ہونے سے صحیح بتائین (۱۱) ضعف حدیث کو ضعف رواۃ پر مقصور
یا شرح مسلم ثقہ رواۃ علی قرات کرائے مانین (۱۲) معرفت رجال نہ ہونا جو شرح
شیر کا امام بن سلیمان کو عظیم القدر جلیل القدر تابعی مشہور معروف کو سلیمان بن ارقم
ضعیف سمجھنا (۱۳) ثالث الحارث ثقہ ثبت کو خالد بن مخلد قطوانی کہنا۔
(۱۴) ولید بن مسلم ثقہ مشہور کو ولید بن قاسم بتائین (۱۵) سنا القوی
طرق سے نہ نکال (۱۶) راوی مجروح و مرجوح کے فرق ہر ہی سے
محض جاہل (۱۷) تابع روات میں تمیز ور بعد صاف صاف متابعت ثقات
وہ بھی باقرب و جو نہیں نظر کر بعض طرق میں بزعم شریف ترک ضعیف سے
حدیث ضعیف (۱۸) تابع طرق جلیلہ وصحاح البعض مشہور و متداول کتابوں میں
خود صحیحین سنن اربعہ میں موجود صحیحین تک رسائی محال باقی کتب سے جمع طرق و احاطہ
الفاظ و تبیان و معانی کے مقتضاء لحاظ کی کیا مجال (۱۹) تصحیح و تضعیف میں
ذالہ بھی مقبول کر خود انکی تصانیف میں مذکور و منقول تھے نقل ثقات مردود
و مخذول (۲۰) اکثر رواۃ بخاری و مسلم تک وجہ بے دلیل ملزم کوئی مردود
نسبت کوئی متروک الحدیث مثل بشر بن بکر تنیسی محمد بن فضیل بن غزوان کوفی
و خالد بن مخلد ابو ہشام مخزومی بعد اب بخاری و مسلم کے خاص خاص رجال بے مساغ

رجال پر نظر فرمائیے کس سے بڑھکر لیجیے کہ حضرت کی حدیث والی صحاح ست کے
ابطال کو قواعد سبعہ وضع فرمائے کہ جس طرح دی کو تقریب میں جیسے دوسری قسم یا تشیع یا سرور
تشیع یا النعیب یا صدوق یخطی یا صدوق ربما یخطی یا صدوق له اوهام لکھا ہو
سب ضعیف و مردود الروایۃ و متروک الحدیث ہیں حالانکہ باقی صحاح در کنار خود
صحیحین میں ان اقسام کے راوی دو چار نہیں دس بیس نہیں سیکڑوں ہیں چہ قاعدہ
تو یہ ہے (۷) جس سند میں کوئی راوی غیر منسوب واقع ہو مثلاً حدثنا خالد
عن شعبۃ عن سلیمن اور بر عایت قرب طبقہ و روایت مخرج جو ضعیف
راوی اس نام کا ملے رجماً بالغیب جزماً بالریب اسپر حمل کر لیجیے اور ضعف حدیث و سقوط
روایت کا حکم کر دیجیے۔ الغرض حضرت کے یہ قواعد سبعہ پیش نظر رکھکر بخاری و مسلم سے
لایئے اور جو حدیثیں ان مخترع قواعد سے رد ہوتی جائیں کاٹتے جائیے اگر دونوں کا جز
آدھی تہائی بھی باقی رہ جائیں تو بیڑا پار۔ خدا کرے کہ مقلدین ائمہ کا کوئی متوسط طالب العلم
بھی تھا بوکھلا کر دعا دے جب ایک مسئلہ میں یہ کیفیت تو تمام کلام کا کیا حال ہو کہ تلک العظمۃ
جب ہر ایک ہر ایک چول کے سیانے جنہیں اللہ بھر اپنی ناک نے اونچے پائے کا مجتہد جانے
انکی لیاقت کو یا اندازہ کر ... اور ... نے قیامت جیسے جیسوں کی جماعت کس
گنتی شمار میں کس شمار ... العیاذ باللہ من شر الشریر
مرزا صاحب و شاہ صاحب کیا یا ... جیسے ... الشر ... اثبات احکام
شریعت ... فہم احادیث رسالت پناہی ... علیہ السلام کی آگ لیے بے بہا
بیخبر نادانوں کے ہاتھ میں دیتے ... انکا مطلب بھی یہی ہے کہ جو اسکا اہل ہو اسے عمل
کی اجازت ... نہ کرو نا اہل ... سمجھنے ... الہی کی گمراہی ...

[illegible] مذہب بتکر اپنے زعم مین خلاف حدیث بتائین تو
[illegible]
[illegible] کر بھوپالی بنگالی پر ایمان لے آئین جان
یہ بوی نصیحت [illegible] ابو حنیفہ و محمد کی نہ ہوئی بھوپالی بنگالی کی ہوئی واہ رے بے انصافی
[illegible] صاحب مرزا صاحب کے کلام کے [illegible] آپ [illegible] معاذ اللہ [illegible] مستحق
تارک [illegible] دونون صاحبون کے [illegible] دونون صاحبون کے
[illegible] دونون صاحبون کے امام ربانی جناب شیخ مجدد الف ثانی صاحب
[illegible] مکتوبات جلد اول مکتوب ۳۱۲ مین فرماتے ہین مخدوما احادیث نبوی علی مصدرها الصلوة
والسلام در باب اشارت سبابه بسیار وارد شده اند و بعضی از روایات فقهیه حنفیه نیز
در باب آمده وعدم ظاهر مذهب است و امام محمد شیبانی گفته کان رسول الله صلی الله
علیه وسلم یشیر ونصنع کما صنع النبی علیه وعلی آله الصلوة والسلام ثم قال
هذا قولی وقول ابی حنیفة رضی الله تعالی عنه از روایات نوادر است نه روایات اصول چون در
روایات معتبره حرمت اشاره واقع شده باشد و بر کراهت اشارت فتوی داده باشند
ما مقلدان را نمی رسد که بمقتضای احادیث عمل نموده جرأت در اشارت نمائیم و مرتکب امر محرم
[illegible] علمای مجتهدین [illegible] احادیث معروفه [illegible] اثبات نماید یا انکار [illegible]
[illegible] خود خلاف احادیث حکم کرده [illegible]
[illegible] دلیل [illegible] ظاهر نشده است حکم حرمت یا کراهت کرده اند
[illegible] دلیل [illegible]
[illegible] دلیل [illegible] اثبات حل و حرمت معتبر نیست در باب [illegible]
مجتهد معتبر است احادیث [illegible] بواسطه قرب عهد [illegible] وصول [illegible]

از ما وراء فتادہ گمان بہتر رسید انست کہ در صحت و حکم و نسخ و عدم نسخ آنہا را بیشتر از ما
می شناختند البتہ وجہ موجہ داشتہ باشند در ترک عمل بمقتضائے حدیث علیٰ صاحبہا
الصلاۃ والسلام و آنچہ از امام اعظم منقول ست کہ اگر حدیثے مخالف قول من بیابید
بر حدیث عمل نمائید مراد ازان حدیثے ست کہ بحضرت امام نرسیدہ ست و بنا بر عدم علم آں
حکم بخلاف آن فرمودہ است و احادیث اشارت ازان قبیل نیست اگر گویند کہ علماء حنفیہ
بر جواز اشارت نیز فتوے دادہ اند بمقتضائے فتاوائے متعارضہ ہر طرف عمل جائز باشد
گوئیم اگر تعارض در جواز و عدم جواز واقع شود ترجیح عدم جواز راست انتہی ملتقطاً نیز جناب
موصوف کے رسالہ مبدء و معاد سے منقول ہے آرزوے آن داشت کہ وجہے پیدا شود در
مذہب حنفی تا در خلف امام قرأت فاتحہ نمودہ آید اما بواسطہ رعایت مذہب اختیار ترک قرأت میکرد
و این ترک را از قبیل ریاضت میشمرد آخر الامر اللہ تعالیٰ ببرکت رعایت مذہب کہ نقل از مذہب
الحاد ست حقیقت مذہب حنفی در ترک قرأت ماموم ظاہر ساخت و قرأت حکمی از قرأت حقیقی
در نظر بصیرت زیبا تر نمود ان صاحب بزرگوں کے اقوال کی خبر نہیں کہ ان بزرگوں
کے بزرگ بڑوں کے بڑے اماموں کے امام کیا کچھ فرماتے ہیں آرہا ہے باطل عمل بالحدیث
کیا کیا بجلیاں تڑپتے گھنگھور بادل گرجتے ہیں **اولاً** ان سے یہ تسلیم فرمایا کہ التحیات میں
انگلی اٹھانا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہت حدیثوں میں وارد **ثانیاً** وہ حدیثیں معروف
و مشہور ہیں **ثالثاً** مذہب حنفی میں بھی اختلاف ہے روایت نوادر میں خود امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اشارہ فرماتے تھے ہم بھی کرینگے **رابعاً**
صاف یہ بھی فرمادیا کہ یہی قول امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے **خامساً** فقط روایت بلکہ
علماء حنفیہ کا فتوے بھی دونوں طرف ہے بااینہمہ صرف سوجھے کہ روایات شاذ و فی ظاہر الروایۃ

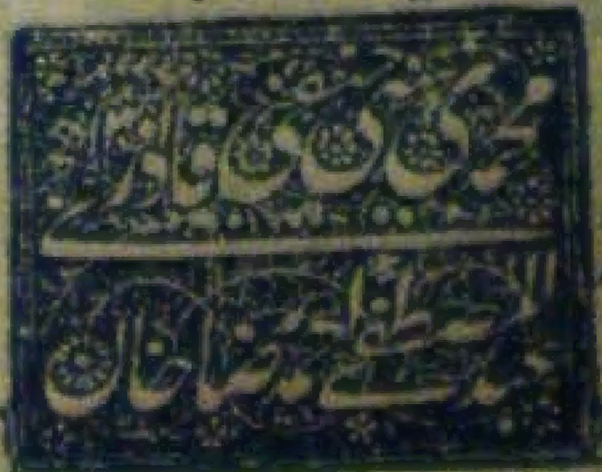
نہیں صاف صاف فرماتے ہیں کہ ہم مقلدوں کو جائز نہیں کہ حدیثوں پر عمل کرکے اُن
کی جرأت کریں جب ایسی اہل بزعم حالت میں حضرت امام ربانی صاحب کب یہ ظاہر ارشاد کو
تو جہاں حضرت حنفیہ مختلف ہو جہاں سرے سے اختلاف روایت بھی نہ ہو وہاں خلاف
مذہب امام پر عمل کرنیکو کیا کچھ فرماتے کیوں صاحبو کہا شاہ ولی اللہ صاحب نے کہا
تھا کہ کھلا احق ہے یا چھپا نافی استغفر اللہ استغفر اللہ ذرا تو شرماؤ ذرا تو ڈرو
جی صاحب کی بزرگی سے حیا تو کرو ان کی کیا مجال تھی کہ معاذ اللہ جناب مجدد صاحب کی نسبت
ایسا گمان مردود نامحمود رکھتے وہ تو انھیں قطب الارشاد و ہادی و مرشد و دافع بدعات
جانتے ہوں کی تعظیم کو خدا کی تعظیم اُن کے شکر کو اللہ کا شکر مانتے ہیں کہ آپ مکتوب ہشتم
میں لکھتے ہیں شیخ قطب ارشاد این دور وحدت روہ وحدت دے بسیار است اگر ان
با او بطبیعت و ارادت خلاص شدہ از تعظیم شیخ تعظیم حضرت فرد داد و لرو ملکون کی ثنا
شکر نعمت شیخ شکر نعمت منعم حقیقت داند علم اللہ تعالیٰ لا الاجور ان شاہ میاں نذیر حسین صاحب
دہلوی کا یہ حال ہو خط حضرت مجدد صاحب ہی پر ہے کہ سید الحق میں لکھتے ہیں آجکل کے بعض لوگ
بھی تقلید معین کے التزام سے مشرک ہو رہے ہیں کہ مقابل میں روایت کیدانی کے اگر حضرت
مستقیم پیش کرو تو نہیں مانتے اسی سے آشنا ہیں روایت کیدانی پیش کیجاتی ہے جناب مجدد صاحب
نے فتاواے غرائب جامع الرموز وخزانۃ الروایات وغیرہ پیش کرنی وبات ایک ہی ہے یعنی حدیث صحیح
کے مقابل حنفی مذہب کی لیے حضرت مجدد کا روایت فقہی لانا اور انکے سبب صحیح حدیث پر
عمل نہ کرنا اور میاں جی صاحب دہلوی کا بید ظرف شرک کی جڑ بتانا اپنے شرک پسند ساتھیو بچا خیر تو
بیان بھی یا ہی لکھنا ہم تو جناب مجدد صاحب کے دو جملے اول بڑا بھاری تمام تو بھی ہوا
دوم حضرت مرزا صاحب بھی فرماتے کا قول الحکم مقابل ایسی حضرت شیخ عبد الحق میں قراءت

معتقدی وغیرہ امین آمین کر کے سینکڑوں احادیث مشاہیر جنکا شمار جہاں میں کم نہیں ہو سکتا پیشتر کرینگا جز کا وہی
کون بیٹھیں ہو بامعانی ان کا بہ ثبوت دہم کہ وہ محدثین امام سے جب سے پہلے کی تحسین تھی معاذ اللہ امام ہی
سے حدیث کا خلاف کرنیوالے تو ضرور کوئی دلیل قوی شرعی ہے اسکے تیرا عمل بعذر یا **سوم** یہ بھی فرمایا کہ
ہمیں جو انکا حدیث معلوم ہو جانا کچھ ضرور نہیں اسقدر اجمالا جان لینا بس ہے کہ ہمارے عالم کرنیکی
وجہ ہو چکی ہوگی **چہارم** یہ بھی فرمایا کہ ہمارے علم میں کسی مسئلہ مذہب پر دلیل نہونا مضر نہیں اگر چہ ساتھ
اسکے خلاف پر صحیح دلیل معلوم ہو جب بھی ہمارا علم کچھ معتبر نہیں اسی مسئلہ مذہب پر عمل رہیگا **پنجم**
یہ بھی فرمایا کہ ہمارے علماء سلف رضی اللہ تعالی عنہم کو جیسا علم حدیث تھا جیسا وہ صحیح و ضعیف
منسوخ و ناسخ کو پہچانتے تھے بعد کے لوگ انکی برابری نہیں کر سکتے کہ نہ انھیں ویسا علم
نہ ویسا تفقہ نہ زمانہ رسالت ﷺ سے قریب جب حضرت مجدد اپنے وقت کو ایسا فرماتے ہیں تو اب تو اس پر بھی
تین سو برس گذر گئے آجکل کے لوگ لئے بیسے چند حرف پڑھنے والے کیا برابری ائمہ کی لیاقت
رکھتے ہیں **ششم** اس شرط کی بھی تصریح فرمادی کہ امام کے اقوال منقول اصول خاص کسی مجتہد
بامعین ہیں جو امام کو نہ پہنچی ورنہ جس کی مخالفت بر بنائے عدم اطلاع ہوتی تو یہ کا اصول مذہب پر مطلع
تو کردی و بے وجہ ہے جائز والی اگر کر بالعمل آتی ہی تو اس کی اطلاع بھی مخالفت ہوتی کما لا یخفی **ہفتم**
جناب مجدد صاحب کی شان علم سے تو ان حضرات کو بھی انکار نہوگا یہی غیر مقلد جان باما نیں صاحب
جنھیں بزرگ مانکر انکے کلام سے استناد کیا گیا جناب موصوف قبل جبکہ اخیال کرتے اور اپنے ملفوظات

میں لکھتے ہیں عرض کردم یا رسول اللہ حضرت در حق مجدد الف ثانی چہ میفرمائید فرمودند

مثل ایشان در امت من کیست جب ایسے بزرگان بزرگ فرماتے ہیں کہ ہم مقلد نکو قول امام کے خلاف
حدیث پر عمل جائز نہیں جو اسکا مرتکب ہو وہ احمق ہے [illegible] ہو تو یہ آجکل مجتہد [illegible]
میں جو بیان فرمائے عبارات مکتوبات میں تھے **ہشتم** اگرچہ قول امام کی حقانیت ہے خیالی ہے

مگر عمل اسی پر کرنا لازم ہے اللہ عزوجل کو پسند و محبوب بر کات ہے دیکھو ایک مدت تک مسئلہ قراءت
مقتدی میں حقانیت مذہب حنفی جناب مجدد صاحب پر ظاہر نہ تھی قراءت کرنی کو دل چاہا کیا مگر بپاس مذہب نہ کر سکے بھی
ڈھونڈھ رہے کہ خود حنفی مذہب میں کوئی راہ جواز کی نکلے تو ہم اس سوال کا بھی صاف جواب پا گئے کہ ایک مسئلہ میں بھی
اگر خلاف امام کیا اگرچہ اسی بنا پر کہ اسمیں حقانیت مذہب ظاہر نہوئی تاہم مذہب سے خارج ہو جائیگا کہ اسی نقل
از مذہب سے بحرا ہیں وہم یہ سخت اشد و قاہر حکم دیکھیے کہ جو ایسا کرے وہ ملحد ہو اب حضرت سائل اپنے ایمان میں
جو غلب جانیں ہاں نہیں جانتے ہیں حضرت مجدد صاحب کے نزدیک معاذ اللہ شاہ صاحب و مرزا صاحب کو سفیہ و معاند
و ملحد قرار دیں چاہیں ان دونوں صاحبوں کے طور پر حضرت مجدد کو مدعی باطل و مخالف امام اور عیاذا باللہ
کھلا احمق یا چھپا منافق ٹھہرائیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم لاجرم یہ دونوں صاحب اسی صحبت
علمی میں کلام کر رہے ہیں جسپر اطلاع فقہائے اہل نظر و اجتہاد فی المذہب کا کام اب نہ یہ کلام باہم
متخالف نہ انمیں کوئی حرف ہمارے مخالف ہکذا ینبغی التحقیق واللہ ولی التوفیق
مبحث بہت طویل الاذیال تھی جسمیں بسط کلام کو دفتر ضخیم لکھا جاتا مگر ما قل وکفی خیر مما
کثر و الہی حضرات ناظرین خاص مبحث مسئول عنہ پر نظر رکھیں خروج عن المبحث سے کہ شنیع شنیع
جہلہ و عاجزین ہے حذر رکھیں ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین
وصلی اللہ تعالی علی سید المرسلین محمد و آلہ و صحبہ اجمعین مناسب کہ ان مختصر سطور
کو بلحاظ حال رضا میں الفضل الموہبی فی معنی اذا صح الحدیث فہو مذہبی سے
مسمی کیجیے و بلحاظ تاریخ اعز النکات بجواب سوال ارکات ۱۳۱۳ لقب دیجیے ربنا
تقبل منا انک انت السمیع العلیم آمین والحمد للہ رب العالمین واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم



عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
کتبہ
عفی عنہ بمحمد المصطفی النبی الامی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم